نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ کا نیا علمی شاہکار

خطباتِ مشاہیر (دس جلد)

الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ کا شعبہ تحقیق وتصنیف مؤتمر المصنفین حضرت والد محترم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی نگرانی وصدارت میں پچاس سال سے سرگرم عمل ہے۔حال ہی میں حضرت والد محترم کی کوششوں سے دارالعلوم حقانیہ کے منبر ومحراب سے ۶۷ سال میں ہونے والے خطبات کا عظیم ذخیرہ مکمل ہوگیا ہے اور دس ضخیم جلدوں میں تقریباً پانچ ہزار صفحات پر مشتمل مجموعہ پریس سے چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔کتاب کی پہلی جلد کا مقدمہ مولانا سمیع الحق مدظلہ کے قلم سے ادارتی صفحات میں اہمیت کے پیش نظر بطور نقش آغاز نذر قارئین ہے (مدیر راشد الحق سمیع)

الحمدللہ کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت اور علوم اسلامیہ کی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ رشد وہدایت دعوت وارشاد ،سیاست اسلامیہ اور جہاد و اعلاء کلمۃ اللہ کا ایک ایسا منبع بنادیا ہے جس کے چشمے چاروں طرف ہر میدان میں پھوٹ رہے ہیں، اس شجرہ طوبیٰ (جو اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا مصداق ہے) کے مشک بار مہک اور صدا بہار برگ و بار سے علم اور دین کے میدانوں میں موسم بہار کا سماں ہے، درس و تدریس کا فیض تو دارالعلوم کے درسگاہوں میں فیضیاب ہونے والے تشنگان علم تک محدود رہتا ہے۔

مگر دارالعلوم میں دنیائے اسلام بلکہ دنیا بھر سے اکابر علم وفضل اور اعیان امت اور زعمائے ملک وملت کی آمد کا سلسلہ روز اول سے جاری رہا، یہ حضرات دارالعلوم کی دستار بندی ختم بخاری اور دیگر اجتماعات میں یا انفرادی آمد کے موقع پر طلبہ وعلماء کی خواہش پر دارالعلوم کے منبر ومحراب سے اپنے پرنور خطابات سے بھی نوازتے رہے جبکہ مخاطبین عوام نہیں بلکہ علم کے متلاشی طلبہ اور علماءِ راسخین کا مجمع ہوتا ہے، ایسے مجمع سے ہر مقرر واعظ اور خطیب ومعلم تمام صلاحیتیں بروئے کار لاکر عمر بھر کا نچوڑ پیش

کرتا ہے کہ خطاب عوام سے نہیں اہل علم سے ہوتا ہے، روحانی اور علمی جواہر اور نکات وحکم سے لبریز یہ ارشادات کسی ایک وقت یا کسی خاص مجمع کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک پوری امت کیلئے سرمایہ رشد وہدایت اور کیمیائے سعادت ہوتے ہیں۔

ان ارشادات کو احقر بدوں شعور سے اکثر خود نوٹ کرلیتا تھا کہ اس وقت ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کی سہولتیں نہ تھیں اور کچھ بعد میں ٹیپ سے محفوظ کرکے ماہنامہ ''الحق'' اور دیگر ذرائع سے چھپ جاتے تھے، مگر ان خطبات کی اکثریت پراگندہ مسودات اور مختصر نوٹس کی شکل میں بکھرے ہوئے تھے، کچھ امتدادِ زمانہ سے ایسے دھندلا گئے تھے کہ انہیں محدب شیشوں (عدسات) سے پڑھ کر زندہ کرنے کی کوشش کی گئی، پچاس ساٹھ سال پر حاوی یہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مواد سمیٹتے ہوئے مرتب ومدون کرکے سینکڑوں فائلوں اور رسالوں سے جمع کرنے کا کام جوئے شیر لانے اور کوہ ہمالیہ سر کرنے سے کم نہیں تھا مگر احقر حوصلہ نہیں ہارا اور کام شروع کردیا تو مشکل مراحل طے ہوتے گئے، اور دن بدن خطبات کی مالا کا حسن و جمال دوبالا ہوتا گیا اس بحرِ بے کنار کی وسعتوں اور موجوں کا اندازہ وسیع تر ہوتا گیا اور جلدیں توقع سے بڑھ کر تلك عشرة كاملة کی تفسیر بن گئیں یہ سب حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا فیضان اور ان کے قائم کردہ عظیم المرتبت ہشت پہلو ادارے جامعہ حقانیہ کی برکات کا صدقہ ہے۔

مکتوبات مشاہیر کی دس جلدوں کی شکل میں اشاعت کے بعد ان اکابر کی تحریری افادات کے بعد ان اکابر کی تقریری اور خطابتی فیوضات کی جمع وترتیب اور اشاعت کی ٹھان لی اور سوچا کہ پھر جمع کر رہا ہوں جگر لخت لخت کو الخ اور الحمدللہ اب وہ عظیم مہتمم بالشان کام خطبات مشاہیر کی دس ضخیم جلدوں کی شکل میں دنیائے علم و ادب اور سالکین راہ اصلاح وسلوک کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے، جبکہ ابھی مزید مواد بکھرے ہوئے پلندوں اور ریکارڈوں میں موجود ہے، اور اللہ نے چاہا تو اس پر کام جاری رہے گا، دارالعلوم آنے والے محترم اصحاب علم وفضل کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جن کے ارشادات وملفوظات حیطہ تحریر میں نہیں لائے جاسکے، مگر جو کچھ ہوسکا اللہ کا کرم ہے

مالا یدرك كله لا يترك كله

منبر ومحراب حقانیہ کے علاوہ ایک بڑا حصہ دارالعلوم کے مجلّہ ماہنامہ ''الحق'' کے ذریعہ محفوظ ہوتا رہا، کچھ حقانیہ سے باہر ملک کے مختلف حصوں میں قومی وملی رہنمائی کیلئے منعقدہ تقریبات (جو

دارالعلوم کے اس ادنیٰ خادم کی تحریک اور نظم وانصرام میں منعقدہ ہوتے رہے) سے لی گئیں ، متحدہ شریعت محاذ، ملی یکجہتی کونسل ،دفاع افغانستان پاکستان ،جمعیۃ علماء اسلام وغیرہ ، دارالعلوم حقانیہ سے اس ادنیٰ خادم کی نسبت کی وجہ سے انہیں بھی دارالعلوم حقانیہ کے منبر ومحراب اور جامعہ حقانیہ کی جلوہ افروزی اور ضیاپاشی ہی سمجھا جائے۔

خطبات مشاہیر ایک ایسا گلدستہ اور کہکشاں علم و ہدایت ہے جس میں آپ علم وہدایت رشد واصلاح تصوف وسلوک جہاد و سیاست، دعوت وتبلیغ ،درس وتدریس، کے اوج بلند پر فائز شخصیات کی صحبت واستفادہ کی بیک وقت سعادت حاصل کرسکتے ہیں مثال کے طور پر مرشدین و مصلحین امت میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ ،شیخ التفسیر لاہوریؒ ،مولانا عبد الغفور عباسی مدنیؒ ،مولانا خواجہ عبدالمالک نقشبندیؒ ،مولانا درخواستی صاحبؒ ،اور حکماء اور دعاۃ امت میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ، داعی کبیر مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، محدثین ومحققین میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ،مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ ،علامہ محمد یوسف بنوریؒ ،مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ،دعوت وتبلیغ میں مولانا محمد یوسفؒ دہلوی ،مولانا محمد طلحہ کاندھلویؒ اور مولانا طارق جمیل ،درس وتدریس میں اساتذہ ومشائخ دارالعلوم دیوبند وجامعہ حقانیہ ،جہاد وعزیمت کے میدانوں کے شہسوار مولانا یونس خالص ،مولانا محمد نبی محمدی ،مولانا جلال الدین حقانی ،امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد ، ضیاء المشائخ ابراہیم جان شہیدؒ ،صبغۃ اللہ مجددی ، استاذ برہان الدین ربانی، ملامحمد ربانیؒ زعما جہاد میں خلعت شہادت سے سرفراز شیخ اسامہ بن لادن ،چیچنیا کے شہید صدر زیلم خان ،جیسے بے شمار شہدائے جہاد شامل ہیں۔

میدانِ خطابت کے شناور شہنشاہ خطابت سید عطاء اللہ شاہ بخاری خطیب بے بدل مولانا احتشام الحق تھانوی میدان حرب وضرب کے جنرل حمید گل ،جنرل اسلم بیگ ،آئین وقوانین کے ماہرین جناب اے کے بروہی جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال وہ زعماء جو دین اور سیاست کے میدانوں میں قائدانہ مقام رکھتے تھے ،مولانا مفتی محمود ،مولانا شاہ احمد نورانی ،مولانا عبدالستار نیازی ،مولانا غلام غوث ہزاروی، اور قاضی حسین احمد ، حافظ محمد سعیداور دیگر بے شمار قائدین اور خالص سیاسی زعماء میں خان عبدالغفار خان ،عبدالولی خان ، اجمل خٹک ، میاں نواز شریف ، وسیم سجاد، چودھری ظہور الٰہی ، ارباب غلام رحیم ،غلام مصطفیٰ جتوئی ،نوابزادہ نصراللہ ، راجہ ظفر الحق و دیگر اوران کے علاوہ عالم عرب کے سرکردہ علماء ومشائخ علامہ بشیر الابراہیمی الجزائری علامہ شیخ ابوغدہ ،علامہ محمود صواف ،علامہ عبدالمجید زندانی ،مفتی

اعظم شیخ عبدالعزیز ابن باز، ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن ترکی، نائب رئیس الجامعہ مدینہ کے شیخ عبداللہ الزائد جامع ازھر کے کئی شیوخ الازھر، امام حرم، شیخ صالح بن حمید، ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جیسے درجنوں کے علوم وفیوض کی ایک جھلک ان خطبات کے ذریعہ دکھائی دے گی۔

مدارس عربیہ کے تعلیمی نظام ونصاب پر ماہرین تعلیم اور اساتذہ فن کے اصلاحی تجاویز پر بحث و تنقیح پر ایک مستقل جلد ہے جو جامعہ حقانیہ میں منعقدہ وفاق المدارس کے سالانہ دو روزہ اجلاس میں ارباب مدارس مہتممین وفاق کے تجربات کا نچوڑ ہے اور اس سے رہنمائی اس دور کی خاص ضرورت ہے۔اس طرح نفاذ شریعت کی تحریک میں کی گئی تقاریر ملک میں تنفیذ اسلام کے عمل کے لئے بہتر رہنمائی کریں گی ہمافغان جہادی زعماء کے خطبات اس صدی کے عظیم جہاد (بمقابلہ روس وامریکا) کے اہم اور خفیہ گوشے بے نقاب ہوں گے۔بعض کتابوں کی رونمائی میں ارباب علم وادب، اصحابِ صحافت وسیاست کے ناقدانہ خیالات بصیرت افروز ثابت ہونگے۔

کتاب کی پہلی جلد کا آغاز دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ ومشائخ سے کیا گیا ہے، کیونکہ وہ اُم المدارس اور روحانی وعلمی ماں ہے پھر سید الطائفہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اس طبقہ کے سرخیل اور تقدیم وتقدیر کے مستحق ان کی آمد وملفوظات کو تبرکاً پیشانی کا جھومر بنادیا گیا ہے۔کتاب کے کئی ایک خطبات بعض اساتذہ وطلبہ نے ضبط کئے تھے ان کے نام خطبات کے آخر میں دے دیئے ہیں، اس جانگسل طویل عمل کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تخریج آیات وحدیث طباعت وغیرہ کے مختلف مراحل میں میرے قابل فخر تلامذہ مولانا محمد اسلام حقانی، مولانا اسرار ابن مدنی (مدرس دارالعلوم حقانیہ)، مولانا محمد یاسر حقانی، مولانا عرفان الحق حقانی، کمپیوٹر شعبہ کے سربراہ بابر حنیف نے دلی محنت ولگن سے دن رات محنت کی، فرزند عزیز حافظ راشد الحق سلمہ عمومی نگرانی اور تعاون کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کی کاوشوں کو قبول کرے۔الحمدللہ خطبات مشاہیر کے ذریعہ دارالعلوم کے فیوضات اب جامعہ کے درسگاہوں تک محدود نہیں رہے بلکہ باہر کی دنیائے علم وفن بالخصوص عہد حاضر کے قدیم وجدید طلباء ان علوم وفیوض سے استفادہ کرسکیں گے۔ یہ ایک پورے عہد اور تاریخ کی ایسی داستان دلکشا اور صدائے دلربا ہے جسے قدرت نے لوح جہاں پر ثبت کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس سرمایہ علم وفکر اور بے مثل خزانے کو افادہ عام اور ناچیز کیلئے نجات کا ذریعہ بنادے۔